سوال

(37)جرابوں پر مسح کرنا جائز ہے؟

جواب

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

گلاسکو سے ایک صاحب پوچھتے ہیں کہ ہماری مسجد میں کچھ لوگ تبلیغ کے لئے آئے اور امام صاحب سے کہا کہ اگر آپ جرابوں پر مسح کرتے ہیں تو پھر ہم آپ کے پیچھے نماز نہیں پڑھیں گے۔ اس لئے جرابوں پر مسح کا مسئلہ قرآن وحدیث کی روشنی میں واضح کرکے بتائیں کہ جرابوں پر مسح کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

(ضروری وضاحت: سائل کے جواب میں محترم شیخ میری پوریؒ نے وہی جواب دہرایا ہے جو اس سے قبل اس عنوان کے تحت سب سے پہلے سوال میں تفصیل سے دے چکے ہیں۔ اس لئے اس کی تکرار مناسب نہیں سمجھی گئی۔ البتہ جرابوں پر مسح کا انکار کرنے والوں کے تشدد اور تنگ نظری کی مولانا مرحوم نے اس طرح مذمت کی)

جو لوگ اس مسئلے میں اس حد تک شدت کے قائل ہیں وہ شاید مسئلے کی علمی نوعیت سے واقف نہیں' ورنہ ایسے عمل کے بارے میں ان کی اس سخت موقف کا کوئی جواز نہیں جس پر صحابہ کرامؓ اور ائمہ دینؒ نے عمل کیا ہو اور صحیح احادیث سے وہ ثابت ہو۔ ویسے بھی یہ جہالت کہ بات ہے کہ ایک فروعی مسئلے میں اختلاف رائے کی وجہ سے امام کے پیچھے نماز پڑھنا چھوڑ دیا جائے' دین کے مسائل میں اس قدر تنگ نظری قابل مذمت ہے۔

جرابوں پر مسح ہو یا اس طرح کی کوئی دوسری رخصت' یہ اللہ کی طرف سے بہت بڑی نعمتیں ہیں اس کا صحیح احساس مسافروں' مریضوں اور ان لوگوں کو ہوتا ہے جو سخت سرد علاقوں میں رہتے ہیں یا جنہیں فیکٹریوں اور کام کی جگہوں پر پاؤں دھونے کی دقت پیش آتی ہے۔

رخصت کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان اللہ تعالیٰ یحب ان تقبل رخصتہ کما یحب العبد مغفرۃ ربہ''' یعنی اللہ تعالیٰ یہ پسند فرماتے ہیں کہ بندے اس کی طرف سے دی گئی رخصتیں قبول کریں جس طرح بندہ اللہ کی طرف سے بخشش کو پسند کرتا ہے۔''

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص135

محدث فتویٰ